اسماء الامامۃ الکبریٰ

# فاتح عرب و عجم سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

سرخ و سفید رنگت، سروقد، کتابی چہرہ، موٹی بڑی آنکھوں اور تمکنت اور وقار کے حامل سیدنا امیر معاویہؓ مکہ کے نامور سیدنا ابوسفیانؓ کے گھر بعثت نبوی سے 5 سال قبل پیدا ہوئے بچپن ہی میں آپؓ کی اوالعزمی کو دیکھ کر آپؓ کے والد نے کہا کہ، میرا بیٹا بڑے سر والا ہے اور اس لائق ہے کہ اپنی قوم کا سردار ہے، آپؓ کی والدہ حضرت ہندؓ نے سنا تو حیرت سے کہنے لگی فقط اپنی قوم کا میں اس کو روؤں اگر یہ پورے عرب کی قیادت نہ کرے۔ آپؓ کے والدین نے آپ کو اس وقت علم و فنون سے آراستہ کرنے میں اپنی توجہ مرتکز کی جب عرب جہالت کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا اور اسی لیے آپ کا شمار عرب کے چند گنے چنے مہذب اور صاحب علم لوگوں میں ہوتا تھا حضرت امیر معاویہؓ کے دل میں اسلام کی روشنی، اس کے آغاز سے ہی گھر کر چکی تھی اسی لیے آپؓ نے بدر اور احد اور خندق کی جنگوں میں اپنے والد کے سپہ سالار ہونے کے باوجود حصہ نہ لیا اور کئی سال تک آپؓ کے وجود کا حصار کیے رکھنے والی یہ روشنی فتح مکہ کے موقع پر فروزاں ہوگئی جس سے بعد میں عرب و عجم تک جگمگا اٹھے قبول اسلام کے بعد اپنی علمی پختگی کے باعث، حضرت معاویہؓ ان صاحبان ذی قدر میں شامل کر لیے گئے، جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت وحی کی سعادت سپرد کی تھی اور جن کی عزت و عظمت کی گواہی خود قرآن مجید نے اس مفدوم میں دی (قرآنی صفحات بہت معزز اور بلند درجہ کے پاکیزہ ہیں جس میں عزت والے لوگوں نے چمکتے ہوئے ہاتھوں سے لکھا) کتابت وحی کی وجہ سے جبرائیل امین نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کتابت قرآن مجید کے لئے حضرت معاویہؓ سے خدمات حاصل کرنے کا کہا کتابت وحی کے ساتھ ساتھ آپ خدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اکثر و بیشتر بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر رہتے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں چلے تو حضرت امیر معاویہؓ بھی پیچھے پیچھے ساتھ ہو لیے راستے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کی حاجت ہوئی آپ پیچھے مڑے تو دیکھا کہ حضرت معاویہؓ لوٹا لئے کھڑے ہیں یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت متاثر ہوئے اور فرمایا تم حکمران بنو تو نیک لوگوں کے ساتھ نیکی کرنا اور برے لوگوں سے در گزر کرنا اور حضرت معاویہؓ فرمایا کرتے ہیں کہ اسی وقت سے مجھے امید ہو گئی تھی کہ میں کبھی نہ کبھی ضرور حکمران بنوں گا۔ حضرت معاویہؓ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر والہانہ محبت تھی کہ آپ کا ذکر احادیث میں بڑی صراحت کے ساتھ ملتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "اے اللہ معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور اس کے ذریعے لوگوں کو ہدایت دے" ایک اور روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن معاویہؓ کو اٹھائیں گے تو ان پر نور ایمان کی چادر ہوگی ایک اور روایت میں تو یہاں تک ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ کو آپس میں مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ تم دونوں معاویہؓ کو اپنے مشوروں [illegible]

[illegible]

دکھائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عہد صدیقیؓ میں آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جن سے حضرت ابوبکر صدیقؓ اکثر و بیشتر مشورہ لیا کرتے تھے اور حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں آپؓ روایت حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور اسکے ساتھ ساتھ منکرین نبوت کے ساتھ کئے گئے معرکوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا حضرت عمرؓ کے زمانے میں آپ نے شام کے بہت سے علاقوں خصوصا عرفہ کو جان جوکھوں میں ڈال کر فتح کیا اور جس کی بنا پر آپؓ کو اردن کا گورنر مقرر کیا گیا۔ تاریخ ابن کثیر میں مذکور ہے کہ حضرت علیؓ کی رحلت کا وقت قریب تھا کہ آپؓ نے حضرت حسنؓ کو بلا کر وصیت کی کہ "بیٹا" معاویہؓ کی امارت قبول کرنے سے انکار نہ کرنا ورنہ باہم کشت وخوں ریزی دیکھو گے۔ چنانچہ حضرت حسنؓ نے اپنے والد کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کرلی اور اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! میں نے حضرت امیر معاویہؓ سے صلح کرلی اور ان کو اپنا امیر اور خلیفہ مان لیا اگر امارت و خلافت ان کا حق تھا تو ان کو مل گئی اور اگر میرا حق تھا تو میں نے ان کو بخش دیا۔ اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کہ میرا بیٹا سید ہے خدا اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروائے گا۔ اب جا کر پوری ہو گئی جب اس زمانے میں فساد پرستوں نے کہ جنہوں نے حضرت عثمان کی خلافت کے آخری ایام میں شورش برپا کی تھی اور جن کی وجہ سے حضرت علی مرتضیٰؓ کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا حضرت حسن کو صلح سے منع کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی مگر آپؓ نے فرمایا میرے والد مجھ سے فرما چکے ہیں کہ معاویہؓ ایک دن خلیفہ ہو کر رہیں گے سیدنا امیر معاویہؓ مکارم اخلاق کے پیکر تھے مشہور تابعی بزرگ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ معاویہؓ کے اخلاق و افعال کو دیکھتے تو بے ساختہ پکار اٹھتے کہ یہی ہیں ہادی آپؓ اعلیٰ درجے کے عابد شخص تھے اور حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ماسوائے معاویہ بن سفیانؓ کے کسی شخص کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ نہیں دیکھی۔ آپؓ خدا کے خوف اور آخرت کے ڈر سے ہر وقت لرزہ براندام رہتے تھے۔ ایک بار آپؓ نے شرفاء حکومت سے کہا کہ اگر تم غریبوں یتیموں اور ضرورت مندوں کی فریادوں سے ہمیں مطلع نہیں کرو گے تو یاد رکھو، حشر کے دن رعایا کے لیے مجھے جواب دہ ہونا پڑے گا اور اس دن میری سزا میں برابر کے شریک ہو گے۔ آپؓ عامل حدیث اور پابند سنت شخص تھے آپ دوسروں سے حدیثیں پوچھتے پھر اس پر خود عمل کرتے اور دوسروں کو عمل کرنے کی تلقین کرتے آپ کے اعمال و افعال میں حلم و کرم اور بردباری کے اوصاف اس قدر ممتاز نظر آتے تھے کہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "میری امت میں معاویہ بڑے حلیم و کریم ہیں" آپ ایک بہت سخی شخص تھے آپ کا در غریبوں اور امیروں کے لئے یکساں طور پر کھلا رہتا آپ ایک اعلیٰ درجے کے سیاست دان اور بہترین مدبر تھے اور جنہوں نے حسن تدبر سے عوام کا دل جیتا ہوا تھا۔ حضرت معاویہ نے اسلامی تحریک کا ناقابل فراموش معرکہ سر کرتے ہوئے شمالی افریقہ کے جنگلات کاٹ کر۔ ۴۰ ہزار فوجی ماہرین کو بحری جہاز بنانے کا حکم دیا اور اس دیو ہیکل بحری بیڑے کی وجہ سے رومیوں کی شان و شوکت خاک میں مل گئی اور اس طرح آپ نے بحری جنگ کا آغاز کر کے حضور اکرم صلی علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق جنت کو اپنے لئے واجب قرار دلوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ "میری امت

بقیہ 13 پر